کمسن شہید - نانی گوپال

ڈاکٹر بانو سرتاج

بالمقابل آکاشوانی، سول لائن، چندر پور۔ 442401 (مہاراشٹر)

کالا پانی انڈمان میں ایک جزیرہ تھا جو خوفناک ماحول، زہریلی ہواؤں اوران سے ہونے والے امراض کی وجہ سے کالا پانی کہلاتا تھا۔ وہاں جنگِ آزادی کے وہ مجاہدین بھیجے جاتے تھے جو آزادی حاصل کرنے کی کوششوں کے دوران زندہ گرفتار کر لیے جاتے تھے۔ بعد میں خطرناک مجرموں کو بھی وہاں بھیجا جانے لگا۔ وہاں جو قیدی رکھے جاتے ان میں سے بہت کم زندہ واپس آتے تھے۔

نانی گوپال بنگال کا تھا۔ اس سولہ سالہ مجاہد آزادی نے ایک ظالم انگریز افسر پر بم پھینکا تھا اور اس جرم کی پاداش میں اُسے کالا پانی بھیج دیا گیا تھا۔

ظلم کے خلاف آواز اُٹھانا، غلط باتوں کو تسلیم نہ کرنا اس کی سرشت میں داخل تھا، اُسے جتنی سزا دی جاتی، جتنی زیادہ سختی کی جاتی وہ اتنا زیادہ سرکش ہوتا جاتا۔

نانی گوپال نے افسروں کا ناطقہ بند کر رکھا تھا۔ کالا پانی میں مجرموں کو عموماً کولہو چلانے کی سزا نہیں دی جاتی تھی، مگر نانی گوپال کو یہ سزا دی گئی تو اس نے جیل کے قانون کا حوالہ دے کر اس سزا کو ماننے سے انکار کر دیا۔

قیدیوں نے ایک مرتبہ ہڑتال کی۔ نانی گوپال عمر میں سب سے چھوٹا تھا، مگر وہ ہڑتالیوں کی قیادت کر رہا تھا تو اس پر یہ الزام لگایا گیا کہ بڑی عمر کے قیدیوں میں رہ کر وہ بگڑ رہا ہے، زیادہ سرکش ہو رہا ہے اور اُسے دوسروں سے الگ کر دیا گیا۔ نانی گوپال کے غصّہ کی انتہا نہ رہی، اس نے اعلان کر دیا، ''جب تک یہ فیصلہ تبدیل نہیں کیا جائے گا میں بیٹھوں گا نہیں، کھڑا ہی رہوں گا۔''

وہ اپنے فیصلہ پر قائم رہا تو اُسے زبردستی بٹھایا گیا اور کڑی سزا دی گئی۔ کڑی سزا پر احتجاجاً نانی گوپال نے کپڑے بدلنا بند کر دیے۔ جب بہت زیادہ گندے ہو جانے پر بھی اس نے کپڑے نہ بدلے تو اسے زمین پر پٹخ کر سپاہیوں نے اس کے کپڑے اُتارے اور ٹاٹ کا کپڑا اس کے جسم پر لپیٹ کر سلائی کر دی گئی۔ موقع ملتے ہی نانی گوپال نے ٹاٹ کا لباس نوچ کر پھینک دیا۔ اس کے بعد وہ برہنہ ہی رہنے لگا۔

برہنہ رہنے کی نازیبا حرکت پر اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں۔ آزادی کے اس دیوانے نے تمام رات گھس گھس کر بیڑیاں ہتھکڑیاں کاٹ ڈالیں اور پھینک دیں۔

یہ تو حد ہوگئی تھی۔ نانی گوپال کی اس جسارت پر

پٹھان پہرہ داروں نے اُسے گالیاں دیں تو نانی گوپال نے بات کرنا بند کردیا، معائنہ کے لیے آئے افسران کو تعظیم دینا بند کردیا۔افسران نے حکم دیا،''اسے زیادہ وقت کوٹھری میں بند رکھا جائے۔''

کوٹھری میں بند رکھے جانے پر جب نانی گوپال کو کوٹھری سے باہر آنے کو کہا جاتا تب بھی وہ باہر نہ آتا۔ جب کئی روز ہوگئے،اس کے جسم پر میل کی تہیں جم گئیں تو جیل کے صفائی ملازمین نے پکڑ کر اسے پانی کے حوض میں ڈال دیا۔ ناریل کے ریشوں سے گھس کر اُس کا جسم صاف کیا۔ نانی گوپال کے تمام جسم پر زخم ہوگئے۔ اُسی حالت میں اُسے کوٹھری کے فرش پر ڈال دیا گیا۔

کالا پانی جیل میں ہر قیدی کو دو کمبل دیے جاتے تھے۔ سزا کے طور پر نانی گوپال کا ایک کمبل پہلے ہی لے لیا گیا تھا۔اس واقعہ کے بعد اُس کا دوسرا کمبل بھی لے لیا گیا۔ انڈمان کی بھیانک سردی میں وہ سکڑتا رہا، سردی کھاتا رہا۔ اتنا سب ہونے کے بعد بھی ہندوستان کے اس سپوت نے انگریز سرکار سے معافی نہیں مانگی۔

نانی گوپال نے مانگ کی کہ کالا پانی میں مجاہدینِ آزادی کو چوروں، ڈاکوؤں سے الگ رکھا جائے،انھیں الگ کٹیگری کا مانا جائے اور اُن سے بہتر سلوک کیا جائے۔ اعلیٰ افسران گفتگو کرنے آئے۔ نانی گوپال نے پُر زور الفاظ میں اپنی مانگ دہرائی۔ انگریز افسر کمسن لڑکے کی اس مانگ پر حیرت زدہ ہوئے،مگر اسے ماننے سے انکار کردیا۔کمشنر نے صاف کہہ دیا:

''تم سب مجاہدینِ آزادی مر بھی گئے تو برٹش حکومت کو کوئی فرق نہیں پڑنے والا....''

انھوں نے حتمی فیصلہ دے دیا کہ مجاہدینِ آزادی کے لیے الگ قوانین نہیں بنیں گے۔ نانی گوپال نے مانگ پوری نہ ہونے پر احتجاجی رُخ اپنایا۔اُس نے قصداً جیل کے افسران کی بے عزّتی کرنی شروع کردی۔ جیلر باری اپنی بے عزّتی سے اتنا غضبناک ہوا کہ اس نے نانی گوپال کو بید مارنے کی سزا سنا دی۔

اس وقت ویر ساورکر جی بھی کالا پانی کی سزا بھگت رہے تھے،انھوں نے جیلر باری سے کہا۔''وہ بچہ ہے، اگر آپ نے اُسے بید مارنے کی سزا دی تو تمام مجاہدین قیدی مل کر ایسا آندولن کریں گے جس پر آپ قابو نہیں پاسکیں گے۔اس خیال سے باز آیئے....''

جیلر نے حکم واپس لے لیا۔

فیصلہ واپس لیے جانے پر ساورکر جی اور دوسرے مجاہدین کو خوشی ہوئی، مگر نانی گوپال کو خوشی نہیں ہوئی بلکہ وہ مایوس ہوا کیونکہ وہ مادرِ وطن کے دامن پر اپنے خون سے بار بار آزادی لکھنا چاہتا تھا۔

نانی گوپال کو پھر دوسری بیرک میں منتقل کیا گیا تو اس نے بھوک ہڑتال شروع کردی۔اس کی بھوک ہڑتال ختم کرانے کی کئی کوششیں کی گئیں، مگر نانی گوپال نے کسی کی بات نہیں مانی۔ساورکر جی نے سمجھایا تب بھی نہیں مانا۔آخر انھوں نے کہا:

''تم نہیں مانتے میری بات! چلو میں بھی تمہارے

ساتھ بھوک ہڑتال کرتا ہوں۔''

''نہیں نہیں!'' نانی گوپال طفلانہ معصومیت سے بولا: ''آپ کیوں کریں گے بھوک ہڑتال؟''

''تم کیوں کر رہے ہو؟'' ساورکر جی نے پوچھا۔

''میں بھارت کو انگریزوں کے تسلط سے آزاد کرانا چاہتا ہوں، میں اپنے ہم وطنوں کو انگریزوں کے ظلم سے آزاد کرانا چاہتا ہوں، میں اپنے ساتھیوں کو اُن کا بے خوف بچپن لوٹانا چاہتا ہوں۔'' نانی گوپال نے سینہ تان کر کہا۔

''بیٹے تمہارا جو مقصد ہے وہی میرا بھی مقصد ہے، مگر میں بار بار مرنے سے ایک دفعہ مرنا پسند کرتا ہوں۔ تم بھی چھوٹے چھوٹے احتجاج کرنے کے بجائے ایک ہی مرتبہ شیر جیسا کوئی قدم اُٹھاؤ۔''

نانی گوپال نے بھوک ہڑتال ختم کر دی۔

ایک روز کھانے کے دوران نانی گوپال کا صبر جواب دے گیا۔

کھانا سب قیدی ساتھ کھاتے تھے۔ جیلر اور سپاہی گشت کرتے رہتے۔ اچانک اُس دن نانی گوپال نے انگریزی میں زور زور سے انگریزی حکومت کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ جیلر آپا کھو بیٹھا۔ اس نے نانی گوپال پر گولی چلا دی۔

۱۶ برس کا نانی گوپال انگریزوں کی حکومت، اُن کے مظالم کے خلاف آواز اُٹھاتے اُٹھاتے یکایک خاموش ہو گیا۔

حقیقت دراصل یہ تھی کہ نوعمر نانی گوپال ملک کے لیے جو کچھ کرنا چاہتا تھا وہ اُسے کرنے نہیں دیا گیا، اُسے کالا پانی بھیج کر اس کے خوابوں کو چکنا چور کر دیا گیا۔ وہ گھٹ گھٹ کر جی رہا تھا، آخر موت سے ہمکنار ہو گیا۔

مہاراشٹر کے مقبول لیڈر ساورکر جی کو اُن کی سرگرمیوں کی سزا کے طور پر ۱۹۱۱ء میں کالا پانی بھیجا گیا تھا۔ انھوں نے مجبوری میں اُس جہنم کو قبول کیا۔ مراٹھی میں اعلیٰ درجہ کا ادب تخلیق کیا۔ کالا پانی جیل میں اپنی خودنوشت 'ماجھی جنم ٹھیپ' (میری عمر قید) لکھی جس میں معصوم شہید نانی گوپال کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

○○

توجہ طلب

- قلمکار حضرات اپنی ہر تخلیق کے ساتھ اپنا پاس بک میں درج نام انگریزی میں اسپیلنگ کے ساتھ ضرور لکھیں۔ اپنا مکمل پتا، پن کوڈ اور رابطے کے لیے فون نمبر بھی ضرور درج کریں۔
- قلمکاروں سے ایک گزارش اور ہے کہ بذریعہ ای۔میل اپنی تخلیقات بھیجنے سے قبل اپنی تخلیقات کو ایک بار ضرور پڑھ لیں تاکہ اس میں پروف کی غلطیاں کم سے کم رہیں۔

—ادارہ